

حقوق مجردہ: فقہاء اربعہ کی آراء اور تمثیل کی روشنی میں تحقیق و تحلیل جائزہ

Haqooq e Mujaradah: An analytical and resovling review in the light of four major school of thought, s opinions and parables.

Dr. Hafiz Nasir Ali

Visiting Lecturer

University of Sargodha, Bhakkar Campus

Dr. Muhammad Amjad

Assistant Professor

Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariyya University, Multan

Abstract

Allah Almighty, while determining His rights for the benefit of humanity, also guided them towards the rights of worshipers so that a peaceful and prosperous society can be created through performing these acts. There are many types of humans rights. From different point of views, such as personalities, from the palace, value, as well as from the status in the place itself. There are two types of rights of ablution, Haqooq e Mujaradah and other rights than Haqooq e Mujaradah.

Haqooq e Mujaradah has no definite relation with the place as mention for the proof of the Haqooq e Mujaradah, is found in the books of the ancient jurists, especially in the writings of the Hanafi jurists, and its examples are also found in the phrases of the jurists, such as the right to drink. Introduction to these parables of “Haq e Muroor”, “Haq e Tasiel”, “Haq e Taalli”, “Haq e Jawar”, “Haq e Shufa”, “Haq e Intifa biljidar”, “Haq e Qasm” (Right of wife in turn), “Haq e Sabaq”, and “Haq Tahjir”. This article aims to highlight these rights of Huqooq e Mujarradah in detail according to the teachings and views of four jourists.

Key word: Huqooq e Mujarradah, analytical and resovling review, opinions and parables and ancient jurists.

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کی فلاح و بہبود کیلئے جہاں اپنے حقوق کا تعین فرمایا وہیں حقوق العباد کی طرف بھی راہنمائی کی تاکہ ان کی ادائیگی کے ذریعے ایک پر امن اور خوشحال معاشرہ بن سکے۔ حقوق العباد کی بہت سی اقسام ہیں شخصیات کے اعتبار سے، محل حق کے اعتبار سے، مالیت کے اعتبار سے، اسی طرح محل میں قرار کے اعتبار سے بھی حق عبد کی دو قسمیں ہیں حقوق مجردہ، حقوق غیر مجردہ۔

حقوق مجردہ

حق مجرد وہ ہے جو محل میں متقرر نہ ہو یعنی وہ کسی ایسے محل کے ساتھ قائم نہ ہو جو جو اس سے معلوم ہو سکے اور نہ وہ اپنی ذات میں متقرر ہو۔ تفصیل یہ ہے کہ اس کا محل کے ساتھ تعلق پر کوئی ایسا اثر مرتب نہیں ہوتا کہ جو حق سے براءت اور رجوع کے بعد زائل ہو جائے اس کا تعلق مالک کی رغبت اور چاہت سے ہوتا ہے کہ اگر مالک اس سے نفع اٹھانا چاہے تو اس سے نفع اٹھا سکتا ہے ورنہ وہ چھوڑ دے گا تو اس کے اس چھوڑنے پر کوئی اثر مرتب نہیں ہوگا جیسے حق شفعہ جو شفعہ کو شریعت کی طرف سے حاصل ہے کہ جب کوئی آدمی اس کے پڑوس کی زمین خریدے تو یہ حق شفعہ کے بدولت اس مشتری سے جھگڑا کر کے زمین کا مالک بن سکتا ہے اور اگر شفعہ شفعہ نہ کرے اور اپنا حق شفعہ چھوڑ دے تو زمین پر کسی بھی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑے گا، زمین کی ملکیت خریدار کے پاس ہی رہے گی حق شفعہ کے ترک یا عدم ترک کی وجہ سے اس کی ملکیت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا حسب سابق زمین اسی کی ملکیت میں رہے گی، جیسے حق شفعہ سے پہلے تھی۔

حقوق غیر مجردہ

حق غیر مجرد کو حق متقرر بھی کہا جاتا ہے، حق غیر مجرد اسے کہتے ہیں جو اپنے محل کے ساتھ قرار نہ رکھے یعنی اس کے تعلق کا ایک خاص اثر یا حکم جو محل سے جڑا ہوتا ہے اور رجوع عن الحق یا براءت عن الحق کی صورت میں وہ اثر یا حکم زائل ہو جاتا ہے مثلاً قصاص کے حق کا تعلق جو کہ قاتل کی گردن اور خون سے ہوتا ہے جب تک یہ حق قائم رہے تو قاتل کا خون محفوظ نہیں ہوگا لیکن وراثت کی طرف سے معافی یا صلح کی صورت میں قاتل کا خون محفوظ ہو جاتا ہے، ملکیت کے حق کا حکم بھی یہی ہے کہ جب کسی انسان کی ملکیت میں کوئی زمین ہو اور وہ اس کا حق دار ہو تو اس حق کا مملو کہ کی گردن میں ایک اثر پایا جاتا ہے لیکن جب وہ اپنی مملو کہ چیز سے اپنا حق ختم کر دے تو وہ اثر ختم ہو جاتا ہے۔

حقوق مجردہ اور غیر مجردہ میں ماہہ الفرق یہ ہے کہ ایسا حق کہ جسے ساقط کرنے یا ختم کرنے سے اس کے محل کے حکم میں کوئی تبدیلی نہ ہو تو وہ حق مجرد ہے اور اگر محل کا حکم بدل جائے تو وہ حقوق غیر مجردہ ہے¹

فقہاء امت میں سے بالخصوص احناف کی نصوص میں حقوق مجردہ کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں مثلاً حق شرب، حق مرد، حق شفعہ، حق تسییل وغیرہ ان تمام اقسام کا تعارف اور ان کے بارے میں علماء کرام کی آراء فقہیہ درج ذیل ہیں۔

مثال نمبر ۱:..... حق شرب

شراب [شین کے کسرہ کے ساتھ] کا لغوی معنی ہے پانی کا حصہ اور باری² یہ لفظ قرآن پاک میں بھی اسی معنی میں آیا ہے³ جبکہ فقہاء امت کی اصطلاح میں حق شرب کا معنی پانی کی وہ معین باری یا حصہ ہے جو جانوروں، فصلوں اور باغوں کی سیرابی کیلئے مقرر کیا گیا ہو۔⁴

علامہ محمد صدیقی نے جہاں حقوق مجردہ کی بیع کے عدم جواز کو بیان کیا ہے وہاں اس بات کو بھی مفصل بیان کیا ہے کہ حق شرب بھی حق مجرد میں شامل ہے اور اس کو بطور مثال ذکر کیا ہے۔⁵

حق شرب کی بیع فقہاء اربعہ کی آراء کی روشنی میں

حق شرب کو اگر زمین کے ساتھ بیجا جائے تو بالاتفاق جائز ہے اس میں کسی فقیہ کا اختلاف نہیں ہے۔⁶ ابن عابدین نے اس پر اجماع نقل کیا ہے⁷ اسی طرح حق شرب عام کی بیع بھی بالاتفاق جائز نہیں ہے⁸ حق شرب خاص میں اختلاف ہے کہ حق شرب کی بیع اگر علیحدہ کی جائے تو اس کے بارے میں فقہاء کی دو آراء ہیں۔

پہلا قول: احناف شوائف اور حنابلہ کے نزدیک محض حق شرب کی بیع جائز نہیں۔⁹

امام سرخسی نے عدم جواز کے دو اسباب بیان کیے ہیں پہلا سبب یہ ہے کہ شرب مبیع کے حقوق میں سے ہے لہذا مستقلاً اس کی بیع نہیں ہو سکتی اور دوسرا سبب یہ ہے کہ شرب کی بیع میں دھوکہ اور جہالت ہے۔¹⁰

اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ اگر شرب کا تعین کر کے غرور و جہالت دور کر دی جائے یا اس کا عرف ہر علاقے میں عام ہو جائے تو اس کی بیع و شراء جائز ہو جائے گی۔

دوسرا قول: مالکیہ اور احناف میں سے مشائخ بلخ¹¹ کے نزدیک اس کی بیع جائز ہے۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ عادتاً اس کی مقدار معلوم ہوتی ہے اس لیے اس کی بیع جائز ہے¹²

مشائخ بلخ کے دلائل میں سے ایک دلیل عرف ہے کہ بلخ اور نسف کے علاقہ میں لوگ اپنی پانی کی باری بیجا کرتے

تھے¹³

دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ پانی کی بیع ہے اور پانی مال ہے۔

عصر حاضر کے علماء کی رائے

عصر حاضر کے اکثر اہل علم کی رائے یہ ہے کہ حق شرب کی بیع یا اس کا معاوضہ لینا جائز ہے اس کی متعدد وجوہ ہیں:

1. عرف میں اس کی خرید و فروخت مروج ہے۔

2. اس میں جہالت ایسی ہے جسے ختم کیا جاسکتا ہے لہذا استعمال کی تعیین کر کے جہالت دور کر دی جاتی ہے۔

3. نیز یہ بھی ملحوظ رہے کہ ہر جہالت خرید و فروخت میں مانع اور مفسد نہیں ہوتی بلکہ وہ جہالت مفسد ہے جو نزاع اور جھگڑے کا باعث بنے، بسا اوقات جہالت کے باوجود معاملہ کیا جاتا ہے اور عرف کی وجہ سے وہ جہالت قابل برداشت ہوتی ہے۔

4. متعدد فقہاء احناف اس بیع کے جواز کے قائل ہیں جیسے مشائخ بلخ وغیرہ۔

5. حق شرب پانی کے حصے کو کہتے ہیں اور پانی مال ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حق شرب کی خرید و فروخت جائز ہے اکثر فقہاء خاص کر متاخرین احناف اور عصر حاضر کے اکثر اہل علم کی یہی رائے ہے۔

حق شرب کی معاصر صورتیں

واٹر سپلائی: گنجان آبادی والے علاقوں میں یا جن علاقوں میں زیر زمین پانی کھارا ہوتا ہے وہاں حکومت کے زیر انتظام پانی کی سپلائی کا نظام بنایا جاتا ہے، بڑی ٹینکیاں بنا کر، محلوں میں ضرورت مند اور درخواست گزاروں کے گھروں میں پائپ لائن کا جال بچھا دیا جاتا ہے اور پھر دن رات میں اوقات مخصوص کر دیے جاتے ہیں جن میں ٹینکیوں کا پانی کھول دیا جاتا ہے اور لوگ حسب ضرورت پانی بھر لیتے ہیں اور پھر ہر مہینہ ان کو پانی کا بل ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہ حق شرب کی ایک جدید ترقی یافتہ صورت ہے۔

گیس سپلائی: جن ممالک میں گیس کی پیدائش زیادہ ہے وہاں پانی کی طرح اسے بھی گھر گھر سپلائی کیا جاتا ہے اور اس کا معاوضہ بھی لیا جاتا ہے اس لیے یہ بھی حق شرب سے ملتی ہوئی ایک صورت ہے۔ اس کا معاوضہ لینا جائز ہے کیونکہ اس کی مقدار میٹر کے ذریعہ محفوظ کر لی جاتی ہے اور جہالت باقی نہیں رہتی نیز عرف میں بھی اس کی خرید و فروخت مروج ہے۔

مثال نمبر ۲:..... حق مرور یا حق طریق

مرور کا لغوی معنی ہے گذرنا،¹⁴ اور اصطلاحاً حق مرور اسے کہتے ہیں کہ اپنے مسکن یا اراضی تک جانے کیلئے کسی دوسرے کی زمین کو استعمال کرنا¹⁵ فقہاء نے حق مرور کو بھی حقوق مجردہ میں شمار کیا ہے¹⁶

حق مرور کی بیع فقہاء اربعہ کی آراء کی روشنی میں

اگر حق مرور کی بیع زمین کے ساتھ ضمناً کی جائے تو بالاتفاق جائز ہے¹⁷ اگر بغیر زمین کے صرف حق مرور کی خرید و فروخت کی جائے تو اس بارے میں فقہ حنفی کی ظاہر روایت میں جائز نہیں لیکن اکثر فقہاء احناف اور مالکیہ شافعیہ حنابلہ کے نزدیک اس کی بیع جائز ہے۔

زیادات میں آیا ہے کہ حق مرور کو بیچنا شرعاً ممنوع ہے اور ابو الیث کے ہاں یہ روایت راجح ہے¹⁸ کیونکہ حق مرور

حقوق مجردہ میں سے ہے اور حقوق مجردہ کا عوض لینا جائز نہیں۔ اکثر احناف کی دلیل یہ ہے کہ حق مرور کا تعلق باقی رہنے والی عین کے ساتھ ہے اس لیے یہ اعیان کے مشابہ ہے لہذا اس کی بیع جائز ہے¹⁹
علامہ حصکفی رقمطراز ہیں:

”مشائخ میں سے اکثر کے ہاں جواز کی روایت پسندیدہ ہے اور سائحانی نے اسی کو صحیح قرار دیا

ہے اور اسی پر فتویٰ کا حکم لگایا ہے۔“²⁰

اس تفصیل سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ فقہاء احناف میں سے متاخرین احناف کے نزدیک رائج یہی ہے کہ حق مرور کی بیع جائز ہے کیونکہ حق مرور عین سے تعلق رکھنے والا حق ہے لہذا بیع کے جائز ہونے میں اسے بھی عین کا حکم حاصل ہو گیا اس اصل کی بنیاد پر مناسب یہ تھا کہ زمین پر پانی بہانے کے حق کی بیع جائز ہو کیونکہ یہ بھی ایسا حق ہے جو عین یعنی زمین سے متعلق ہے لیکن فقہاء نے حق تسلیل کی بیع کو منع کیا ہے۔

جمہور یعنی مالکیہ شافعیہ حنابلہ کے ہاں حق مرور کی خرید و فروخت جائز ہے کیونکہ وہ اشیاء سے اٹھائے جانے والے فوائد کو ہمیشہ کی بنیاد پر فروخت کرنے اور خریدنے کے قائل ہیں²¹

بہوتی حنبلی کے فرماتے ہیں کہ فقہاء نے بیع کی جو تعریف کی وہ درج ذیل تمام صورتوں کو شامل ہے، جیسے کوئی کتاب کو کتاب کے بدلے بیچے یا کتاب کو گھر کے حق مرور کے بدلے بیچے، یا حق مرور کو کتاب کے بدلے میں بیچے، یا گھر کے حق مرور کو دوسرے گھر کے حق مرور کے بدلے میں بیچنے کا معاملہ کرے۔²²

حق مرور کی معاصر صورتیں

حق پرواز: جب سے فضا میں انسان نے اڑان بھرنی شروع کی اس وقت سے فضا بھی ایک قیمتی شے تصور ہونے لگی ہے اور جہاں ممالک کی زمینی حدود متعین تھیں اس کے ساتھ ساتھ اب فضائی حدود بھی منقسم و متعین کر دی گئی ہیں اور زمینی حدود کی طرح فضائی حدود بھی بغیر اجازت استعمال کرنا بین الاقوامی قوانین کے لحاظ سے جرم ہے۔ اس لیے ممالک ایک دوسرے کی فضائی حدود استعمال کرنے کیلئے آپس میں اجازت لیتے ہیں اور اس کا معاوضہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے جس کیلئے محدود مدت تک یا ہمیشہ کیلئے معاہدے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ بہر حال یہ صورت حق مرور کی ایک ترقی یافتہ و جدید شکل ہے جس میں گذر گاہ زمینی سطح کی بجائے فضا ہوتی ہے اور حق مرور کی طرح عرف اور تعامل ناس کی وجہ سے اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہے۔

روڈ ٹیکس: ملک کے اندر یہ ایک طریقہ مروج ہے کہ مختلف شاہراہوں کو بنایا جاتا ہے اور پھر اس پر چلنے والی گاڑیوں سے ٹول پلازوں پر ٹیکس لیا جاتا ہے اور ٹیکس دیے بغیر کسی گاڑی کو نہیں گزرنے دیا جاتا اسی طرح حکومتی اداروں کی طرف سے پلوں کی تعمیر کی جاتی ہے یا کسی پرائیویٹ کمپنی کو اس کا ٹھیکہ دے دیا جاتا ہے جب تعمیر مکمل ہوتی ہے تو ایک

متعینہ مدت تک یا ہمیشہ کیلئے وہاں سے گزرنے والوں سے گزرنے کا عوض وصول کیا جاتا ہے یہ بھی حق مرور کی ہی ایک شکل ہے اور حق مرور کی بیع کے جواز کی طرح یہ عوض لینا بھی جائز ہے۔

مثال نمبر ۳:..... حق تسبیل

سال کا معنی ہے بہنا جاری ہونا، سیل سیلاب کو کہتے ہیں جس کی جمع سیول آتی ہے اور مسیل پانی بہنے کی جگہ نالی وغیرہ کو کہتے ہیں اور تسبیل کا معنی ہے پانی بہانا، جاری کرنا۔ حق تسبیل گھریا کھیت کی ضرورت سے زائد مستعمل پانی یا برساتی پانی کی گھریا کھیت سے باہر نکاسی کرنے کے حق کو کہتے ہیں یعنی جس جگہ پانی بہہ کر جائے گا وہ کسی دوسرے کی ملکیت ہے اور گھروالے کو صرف پانی بہانے کا حق ہے۔ جس جگہ سے پانی بہہ کر جاتا ہے اس کو مسیل کہتے ہیں²³

حق تسبیل یعنی علماء کرام نے کسی جگہ سے پانی گزارنے کے حق کو بھی حقوق مجردہ میں شامل کر کے اس کی مثالوں

میں ذکر کیا ہے۔²⁴

حق تسبیل کی بیع فقہاء اربعہ کی آراء کی روشنی میں: حق تسبیل کی بیع کے بارے میں احناف اور جمہور کا اختلاف ہے۔

احناف حق تسبیل کی بیع کو جائز قرار نہیں دیتے²⁵ در مختار میں اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ پانی کے بہاؤ کی جگہ معین نہ

ہونے کی وجہ سے مجہول ہے کیونکہ یہ ہمارے علم میں نہیں کہ کتنی زمین زیر آب آئے گی²⁶

احناف کی اس دلیل سے واضح ہوتا ہے کہ اگر پانی کے محل کی تعیین کر دی جائے اور جہالت و غرر دور ہو جائے تو

حق مسیل کی بیع بھی جائز ہوگی۔

جمہور شافعیہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک حق تسبیل کی بیع جائز ہے بشرطیکہ چھت یا زمین جس سے پانی بہہ کر

جائے وہ بھی معلوم ہو اور پانی کی مقدار بھی معلوم ہو۔²⁷

جمہور کی دلیل: حق مسیل مالک کی اپنی ملک ہے اور ملک میں تصرف کرنا جائز ہے۔ نیز اس میں اگر تھوڑی بہت

جہالت ہے تو وہ ضرورت کی وجہ سے معاف سی ہے²⁸

حاصل یہ ہے کہ اگر جہالت اور غرر دور کر دیا جائے تو حق مسیل یعنی پانی کی نکاسی کے حق کی خرید و فروخت

بالا اتفاق جائز ہوگی۔

حق تسبیل کی معاصر شکل پائپ لائن

گھریا کھیت سے زائد از ضرورت مستعمل پانی یا بارش کے پانی کی نکاسی کیلئے جدید شکلیں مروج ہو چکی ہیں ایک اہم

شکل پائپ لائن کی ہے اس کی خوبی یہ ہے کہ پانی کے بہنے کا محل متعین ہونے سے جہالت باقی نہیں رہتی اگرچہ اس کے عوض

لینے کا معاشرے میں رواج نہیں ہے لیکن اگر عرف میں اس کے عوض لینے کا رواج ہو جائے تو یہ عوض لینا جائز ہوگا۔

مثال نمبر ۴:..... حق تعالیٰ

تعلیٰ علو سے ہے جس کا معنی ہے بلند ہونا اور علو اشیاء کسی چیز کے بلند حصہ کو کہتے ہیں، اصطلاح میں تعلیٰ کہتے ہیں گھر کی ایک منزل کے اوپر دوسری منزل تعمیر کرنے کو²⁹ فقہاء کرام نے تعلیٰ کے حق کو بھی حقوق مجردہ میں شامل کیا ہے³⁰ محمد صدیقی نے حقوق مجردہ کی بیع کے عدم جواز کا جو قاعدہ لکھا ہے اس کی وضاحت کرنے کے بعد اس کی مثالوں میں حق تعالیٰ کو بھی درج کیا ہے³¹

حق تعالیٰ کا معاوضہ اور خرید و فروخت فقہاء اربعہ کی آراء کی روشنی میں:

اگر دوسری منزل کی عمارت موجود ہے تو اس کی بیع بالاتفاق جائز ہے³² اگر خالی زمین ہے اس پر پہلی منزل بھی نہیں ہے یا پہلی منزل ہے مگر دوسری منزل کی عمارت تعمیر نہیں ہوئی یا دوسری منزل پہلے تھی لیکن اب گر چکی ہے تو محض حق تعالیٰ کی بیع جائز ہے یا نہیں؟ اس میں احناف اور جمہور "فقہاء مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ" اختلاف کرتے ہیں۔ جمہور یعنی فقہاء شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کے ہاں صرف حق تعالیٰ کی بیع و شراء جائز ہے³³ وہ فرماتے ہیں کہ علو کا مالک بائع ہے لہذا وہ اس کا معاوضہ لینے کا پورا پورا حق دار ہے۔

فقہاء حنفیہ حق تعالیٰ کی بیع کو جائز قرار نہیں دیتے۔³⁴

دلیل یہ ہے کہ حق تعالیٰ نہ مال ہے اور نہ مال سے متعلق ہے بلکہ یہ ہو اسے متعلق ہے جو مال نہیں ہے³⁵

معاصرین احناف کا مذہب:

معاصرین احناف کہتے ہیں کہ موجودہ دور میں جمہور کی رائے کو ترجیح دی جائے اور حق تعالیٰ کی بیع جائز ہونی چاہیے۔ ان کی دلیل: عرف اور تعامل ہے: بڑھتی ہوئی آبادی اور خاص کر قصبہ شہروں اور بڑی آبادیوں میں رہائش کے لائق اراضی کا کم ہو جانا اور قیمتوں کا بڑھتا جانا ایک بڑا سماجی مسئلہ بن گیا ہے جس کے نتیجے میں یہ رواج تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے کہ مالک زمین یا تو کئی منزلہ فلیٹس بنا کر اس طرح فروخت کرتے ہیں کہ ہر منزل کی مکانیت اور جس حد تک فضا پر وہ مکانات حاوی ہیں جملہ حقوق کے ساتھ مختلف افراد کے ہاتھوں فروخت کر دی جاتی ہے یا پھر ٹکڑی منزل بنانے کا حق ایک شخص کے ہاتھ، اس کے اوپر مکان بنانے کا حق دوسرے شخص کے ہاتھ اور اس کے اوپر تیسرے شخص کے ہاتھ فروخت کیا جاتا ہے اس طرح خاص کر متوسط طبقات کیلئے کم خرچ بالا نشین کا مصداق یہ طریقہ کار رہائشی دشواریوں کے عالمگیر مسئلہ کا حل بن کر ابھرا ہے۔ اس لیے اس وسیع عرف اور لوگوں کی ضرورت کی بناء پر محض حق تعالیٰ کی بیع جائز ہونی چاہیے۔ مولانا جنید عالم ندوی تحریر کرتے ہیں:

”حق تعالیٰ کو مال سمجھ کر اس کی خرید و فروخت ہوتی ہے اس کی بیع لوگوں کی ضرورت بن گئی

ہے عصر حاضر میں اس کے عدم جواز کا فتویٰ دینا امت مسلمہ کو پریشانی میں ڈالنا ہے خاص طور سے

بڑے بڑے شہروں میں آبادی کے لحاظ سے شہروں کا رقبہ تنگ ہونے کی وجہ سے ایک ایک مکان پر کئی کئی منزلیں بنائی جاتی ہیں اور اس حق تعلی کو فروخت کیا جاتا ہے اس لیے عرف اور تعامل ناس کی وجہ سے حق تعلی کی بیع میرے نزدیک جائز ہے“³⁶

حق تعلی کی معاصر شکل ٹاورز کا قیام

اس دور میں چھت سے استفادہ کی ایک صورت ٹاوروں کا قیام بھی ہے مختلف کمپنیاں فون، ریڈیو، ٹی وی، وغیرہ کی ریخ اور حدود ابلاغ کو بڑھانے کیلئے اونچی عمارتوں پر فلک بوس ٹاور نصب کرتی ہیں، عام طور پر عمارت کے مالکان سے دو طرح کے معاملات طے کیے جاتے ہیں:

- ماہانہ کرایہ دیتے ہیں یہ صورت فقہی اعتبار سے بے غبار ہے کہ ٹاور نصب کرنے والی کمپنی نے مکان کی چھت کرایہ پر حاصل کر لی ہے اس کے جائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔
- کمپنی چھت کے اوپر اتنے حصہ کو مستقل طور پر خرید لیتی ہے یہ صورت حق تعلی کی خرید و فروخت کی جدید شکل بنتی ہے اور وضاحت ہو چکی ہے کہ یہ بھی جائز ہے۔

مثال نمبر ۵: ... دیوار سے فائدہ حاصل کرنے کا حق

پڑوسی کی دیوار کے جس قدر منافع ہیں یعنی اس پر شہتیر وغیرہ رکھنا یا اس میں مینیں اور کیلیں ٹھوکنے یا اس میں کھڑکی یادروازہ نکالنا، یہ سب وہ حقوق ہیں جو دیوار کی منفعت سے وابستہ ہیں لہذا ان حقوق کا اندراج بھی فقہاء نے حقوق مجردہ میں کیا ہے کہ ان حقوق کا مالک دیوار سے منفعت تو اٹھا سکتا ہے مگر دیوار کا مالک نہیں بن جاتا³⁷ اس کو حق جواری بھی کہا جاتا ہے، اپنے گھر کے اندر تصرف کرتے ہوئے پڑوسی کی رعایت کرنے کے حق یا پڑوسی کے مکان سے استفادہ و نفع اٹھانے کے حق کو حق جواری کہا جاتا ہے۔

حق جواری کا معاوضہ فقہاء اربعہ کی آراء کی روشنی میں

حق جواری کی خرید و فروخت کے جواز میں احناف اور جمہور کا اختلاف ہے

احناف کا مذہب: احناف کے ہاں حق جواری کی بیع ممنوع ہے³⁸ اس کی وجہ یہ ہے کہ دیوار کے اوپر جو لکڑی رکھی جائے

گی یا اس پر جو چھت بنائی جائے گی وہ وزن کے اعتبار سے کم یا زیادہ ہو سکتی ہے اور وزن کی کمی بیشی سے دیوار کے مالک کو ضرر پہنچنا یقینی ہے۔³⁹

احناف کی بیان کردہ اس دلیل سے واضح ہوتا ہے کہ اگر لکڑی یا چھت کے وزن کی تعیین کر لی جائے تو پھر شرعاً اس

کی بیع جائز ہوگی۔

جمہور کا مذہب: جمہور مالکیہ، شافعیہ حنبلیہ کے نزدیک حق جواری کی خرید و فروخت جائز ہے۔⁴⁰

خلاصہ: مذکورہ بالا تفصیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام حقوق ارتفاق کی بیع جمہور یعنی مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک جائز ہے۔ جب کہ احناف کے ہاں پسندیدہ قول یہ ہے کہ ان حقوق میں سے حق مرور کی بیع جائز ہے اور باقی حقوق یعنی پانی کا حق، پانی گزارنے کا حق، حق مجری اور حق جواری کی بیع بوجہ جہالت مشروع نہیں لیکن اگر جہالت دور ہو جائے تو پھر ان کی بیع جائز ہوگی۔ ان میں سے حق شرب کی بیع کو مشائخ بلخ نے اپنے عرف کی بنیاد پر جائز کہا ہے، اس سے واضح ہوتا ہے کہ اگر ان حقوق میں عرف اور تعامل ناس ہو تو ان کی بیع جائز ہوگی، حق تعلی کی بیع بھی احناف کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ اس کا تعلق عین کے ساتھ نہیں لیکن معاصرین احناف کے نزدیک عرف اور تعامل کی وجہ سے حق تعلی کی بیع بھی جائز ہے۔

مثال نمبر ۶:..... حق شفعہ

شفعہ شفع سے ماخوذ ہے اور اس کے لغوی معنی ملانے اور ضم کرنے کے ہیں، طاق عدد کے مقابلہ میں جفت اعداد کیلئے بھی شفعہ کا لفظ بولا جاتا ہے⁴¹ فقہ کی اصطلاح میں کسی خریدی ہوئی زمین یا عمارت کو اسی قیمت میں جبراً حاصل کر لینے کا نام حق شفعہ ہے جس قیمت سے مشتری نے خریدی تھی⁴² حق شفعہ بھی فقہاء احناف کے ہاں حقوق مجردہ میں شامل ہے⁴³

حق شفعہ کی وراثت فقہاء اربعہ کی آراء کی روشنی میں

حق شفعہ کی وراثت کے متعلق فقہاء کی تین آراء ہیں

پہلا قول:..... احناف فرماتے ہیں کہ حق شفعہ کی وراثت جاری نہیں ہوگی⁴⁴

احناف کی دود لیلیں ہیں: [۱] شفعہ کا تعلق شفع کی رائے اور مشیت کے ساتھ ہے اور جس چیز کا تعلق صرف کسی کی رائے اور مشیت کے ساتھ ہو اس کی وراثت جاری نہیں ہوتی۔ [۲] شفعہ جس دار یا زمین کی وجہ سے شفعہ کر رہا تھا اس کے مرنے سے شفعہ کی ملکیت ختم ہو کر اس زمین اور دار کے مالک ورثہ بن گئے ہیں اس لیے شفعہ کا حق شفعہ باطل ہو گیا کیونکہ اس کی ملکیت نہیں رہی اور ورثہ کو ملکیت ملی ہے زمین یا دار کی بیع کے بعد اور حق شفعہ اس کو حاصل ہوتا ہے جو بیع سے پہلے مالک ہو اور جو آدمی بیع کے بعد دار یا زمین کا مالک بنے اس کو شفعہ کا حق حاصل نہیں ہوتا⁴⁵

دوسرا قول:..... شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک حق شفعہ میں وراثت جاری ہوگی لہذا شفعہ کے مرنے کے بعد اس کے

ورثہ کو حق شفعہ حاصل ہوگا۔⁴⁶

تیسرا قول:..... حنبلیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر شفعہ شفعہ کے مطالبہ کرنے سے پہلے مر جائے تو اس کا حق شفعہ باطل

ہو جائے گا وراثت میں منتقل نہیں ہوگا لیکن اگر شفعہ مطالبہ کرنے کے بعد مرے تو پھر اس کے ورثہ کو حق شفعہ کے بھی وارث

ہوں گے۔⁴⁷

حاصل یہ ہے کہ احناف کے ہاں حق شفعہ کی وراثت جاری نہیں ہوتی جبکہ ائمہ ثلاثہ کے ہاں حق شفعہ میں وراثت

جاری ہوگی۔

حق شفیعہ کی بیع اور صلح فقہاء اربعہ کی آراء کی روشنی میں

حق شفیعہ کی بیع اور حق شفیعہ سے صلح بالعوض کے بارے میں دو قول ہیں

پہلا قول :..... جمہور علماء یعنی احناف، شوافع اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ حق شفیعہ کی بیع اور اس سے مال کے عوض

صلح کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر کسی نے حق شفیعہ کو فروخت کیا یا مال کے عوض حق شفیعہ سے صلح کر لی تو اس سے حق شفیعہ ختم ہو جائے گا اور شفیعہ نے جو عوض لیا ہو گا وہ واپس کرنا پڑے گا۔⁴⁸

دوسرا قول :..... مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ حق شفیعہ سے عوض کے ساتھ صلح کرنا جائز ہے⁴⁹

مثال نمبر ۷:..... حق تحجیر

تحجیر کا لغوی معنی ہے کہ کسی چیز کو اپنی ذات کیلئے خاص کر دینا⁵⁰ اور اصطلاح میں تحجیر کہتے ہیں زمین کے کناروں میں پتھر وغیرہ رکھ دینا تاکہ کوئی دوسرا آدمی اس زمین پر قبضہ نہ کر لے⁵¹۔

اس حق کو حق اسبقیت بھی کہتے ہیں یعنی مباح الاصل چیز پر سب سے پہلے قابض ہونے کی وجہ سے انسان کو مالک

بننے کا جو حق یا اس مال کے ساتھ جو خصوصیت حاصل ہوتی ہے اسی کو حق اسبقیت کہا جاتا ہے⁵²

اس حق کو بھی حقوق مجردہ میں شامل کیا گیا ہے اور فقہاء نے اس پر حقوق مجردہ والا حکم جاری کیا ہے کہ اس کی

بیع و شراء جائز نہیں ہے⁵³

حق تحجیر کی بیع فقہاء اربعہ کی آراء کی روشنی میں

شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک معتمد قول یہ ہے کہ حق تحجیر کی بیع درست نہیں ہے کیونکہ تحجیر کرنے والا زمین کا

مالک نہیں بنا اس کو صرف دوسروں کی نسبت خصوصیت حاصل ہے۔ حنابلہ میں سے بہوتی نے ذکر کیا ہے کہ عدم جواز

صرف بیع کے سلسلہ میں ہے لیکن دست برداری اور صلح کے طور پر حق تملک کا عوض لینا جائز ہے⁵⁴

اس بارے میں احناف اور مالکیہ کا صریح قول تو نہیں ملا لیکن ان کے مسائل اور تفریحات سے بھی یہی معلوم ہوتا

ہے کہ ان کے نزدیک حق تحجیر کی بیع درست نہیں کیونکہ حق تحجیر اصل میں ملک انتفاع ہے اور اس میں زمین کی ملکیت

بالا اتفاق نہیں آتی لہذا شافعیہ اور فقہاء حنابلہ کے ہاں اس کی بیع درست نہیں ہے اس کی حالت دوسرے ان حقوق مجردہ کی

طرح ہے جس میں صرف انتفاع کی ملکیت ہو اور اس کے ساتھ کسی عین چیز کی ملکیت نہ ہو تو اس حق مجردہ کی بیع احناف کے

ز نزدیک جائز نہیں ہے لہذا حق تحجیر کی بیع بھی جائز نہیں ہے البتہ دست برداری اور صلح کی صورت میں اس کا عوض لینا جائز

ہے⁵⁵

حقوق دانش [حق تصنیف و طباعت، حق ایجاد وغیرہ] بھی حق اسبقیت میں آتے ہیں۔

مثال نمبر ۸: قسم [باری میں زوجہ کا حق]

قسم قاف کے فتح اور سین کے سکون کے ساتھ قسم یقسم باب ضرب کا مصدر ہے جس کا معنی ہے تقسیم کرنا حصہ حصہ کرنا، قسم قاف کے کسرہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ہے حصہ اور قسم قاف اور سین دونوں کے فتح کے ساتھ ہوں تو اس کا معنی ہے بیمن اور قسم۔⁵⁶ حق قسم سے مراد ہے خاوند کا اپنی بیویوں کے درمیان برابری اور انصاف کرنا۔⁵⁷

اکثر طور پر قسم کا اطلاق بیویوں کا باری میں حق کو کہتے ہیں یعنی دو یا زیادہ بیویوں کے درمیان شب بامشب میں باری مقرر کرنا ضروری ہے تو ان کے اس باری والے حق کو حق قسم کہتے ہیں۔

علامہ ابن نجیم باری کے متعلق بیوی کے حق کو بھی حقوق مجردہ والی مثالوں میں شامل فرماتے ہیں/⁵⁸

تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ بیویوں کے درمیان باری میں انصاف کرنا واجب اور ضروری ہے۔⁵⁹

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پہلے اختیار دیا ہے کہ تم دو تین یا چار شادیاں کر سکتے ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
فَأَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ⁶⁰
پس تم نکاح کرو ان عورتوں سے جو تمہیں اچھی لگیں دو دو سے اور تین تین سے اور چار چار سے۔

اس کے بعد اللہ عزوجل فرماتے ہیں

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً⁶¹

پس اگر تم خوف کرو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو ایک عورت سے نکاح کرو۔

عدل اور انصاف کے نہ ہونے کا خوف ہو تو اللہ تعالیٰ نے ایک پر اکتفاء کرنے کا حکم دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ

بیویوں کے درمیان عدل اور انصاف واجب ہے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَيُعْدِلُ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ هَذِهِ قِسْمَتِي فِيمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلْمِئِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ⁶².

”نبی کریم ﷺ اپنی بیویوں کے درمیان باری مقرر کرتے تھے اور باریوں میں عدل

کرتے اور فرمایا کرتے تھے اے اللہ یہ میری اس چیز میں تقسیم ہے جو میری ملکیت میں ہے پس تو

اس چیز کے بارے میں مجھے ملامت نہ کر جو تیری ملکیت میں ہے مگر میری ملکیت میں نہیں ہے“

بیوی کا اپنی باری بہہ کرنا فقہاء اربعہ کی آراء کی روشنی میں

اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر بیوی چاہے تو اپنی سوکن کو اپنی باری بہہ کر سکتی ہے اس کیلئے جائز ہے کیونکہ یہ

اس کا حق ہے تو اس کو اختیار ہے کہ وہ اپنا حق وصول کرے یا چھوڑ دے۔⁶³

باری کو عوض کے ساتھ چھوڑنا فقہاء اربعہ کی آراء کی روشنی میں

اگر کوئی بیوی عوض لے کر اپنا باری کا حق چھوڑنا چاہے تو اس کیلئے عوض لینا جائز ہے یا نہیں؟ اس بارے میں تین

مذہب ہیں

پہلا قول:۔۔ احناف اور شافعیہ کے نزدیک باری کا حق عوض کے ساتھ چھوڑنا جائز نہیں ہے اور نہ باری کی بیع جائز

ہے اگر کسی نے اپنی باری کا حق دے کر اس کے عوض مال لے لیا تو وہ مال واپس کیا جائے گا⁶⁴

دوسرا قول:۔۔ مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر ایک بیوی عوض لے کر اپنی باری چھوڑ دے تو یہ جائز ہے وہ کہتے ہیں

کہ یہ اس کی ملک ہے اور ملک کو عوض کے بدلے میں چھوڑنا جائز ہے⁶⁵

تیسرا قول:۔۔۔ حنابلہ کہتے ہیں کہ مالی عوض کے بدلہ میں باری دینا جائز نہیں کیونکہ باری مال نہیں اس لیے اس کا

مقابلہ مال کے ساتھ کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر وہ عوض مال نہیں ہے جیسے کوئی خدمت وغیرہ تو پھر جائز ہے حدیث صفیہ کی

وجہ سے جو ما قبل میں گذر چکی ہے۔ کہ حضرت صفیہؓ نے حضرت عائشہؓ کو کہا تھا کہ میں تجھے اپنی باری کا دن دیتی ہوں لیکن

شرط یہ ہے کہ تو رسول اللہ ﷺ کو مجھ سے راضی کر دے اور نبی کریم ﷺ کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے

اس کی تردید نہیں کی معلوم ہوا کہ یہ جائز ہے۔⁶⁶

خلاصۃ البحث:

حاصل یہ ہے کہ فقہاء کی عبارات میں حقوق مجردہ کی نہ صرف اصطلاح کا ذکر ملتا ہے بلکہ اس کی کئی مثالیں بھی

موجود ہیں جن میں سے آٹھ کا ذکر ہم نے کیا حق شرب، حق مرور، حق تسبیل، حق تعلی، حق جوار، حق شفعہ، حق قسم (باری

میں بیوی کا حق)، حق سبق، ان تمام کو فقہاء نے حقوق مجردہ میں شمار کیا ہے، ان میں سے پہلے پانچ حقوق کو حقوق ارتفاق

[حقوق آسائش] کہا جاتا ہے، مذکورہ تمام حقوق ارتفاق کی بیع جمہور یعنی مالکیہ، شافعیہ اور فقہاء حنابلہ کے ہاں جائز ہے۔ لیکن

فقہاء حنفیہ میں سے متقدمین کے نزدیک قول مختار یہی ہے کہ ان حقوق میں سے صرف حق مرور کی بیع جائز ہے اور باقی حقوق

مجردہ یعنی حق شرب، حق مسیل، حق مجری اور حق جوار کی خرید و فروخت بوجہ جہالت جائز نہیں ہے۔ ان میں سے حق شرب

کی بیع کو مشائخ نے اپنے عرف کی بنیاد پر جائز کہا ہے، اور معاصرین احناف کے نزدیک عرف اور تعامل کی وجہ سے حق تعلی

کی بیع بھی جائز ہے۔ حق شفعہ کی بیع اور اس کا معاوضہ لینا احناف، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک جائز نہیں البتہ مالکیہ کہتے ہیں کہ

بطور صلح کے معاوضہ لینا درست ہے۔ اور حق تحجیر کی بیع بالاتفاق جائز نہیں جبکہ باری میں بیوی کا حق کا معاوضہ لینا اور اس کی

خرید و فروخت احناف و شوافع کے نزدیک جائز نہیں جبکہ حنابلہ کہتے ہیں کہ غیر مالی معاوضہ لینا درست ہے مالی معاوضہ

جائز نہیں اور مالکیہ کے نزدیک مالی معاوضہ بھی درست ہے۔ بہر حال احناف کا جو اصول ہے کہ حقوق مجردہ کا عوض لینا جائز

نہیں یہ اصول کلی نہیں جیسا کہ تفصیل سے معلوم ہو گیا۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).

حوالہ جات (References)

- ¹ الشحرانی، حسین بن معلوی، حقوق الاختراع والتالیف فی الفقہ الاسلامی، الریاض، السعودیہ: دار طیبہ ط 1425ھ، ص 40.
- . Al-Shahrani, Hussain bin Maalawi, Haqooq ul Ikhtrah fil fiq hul Islami (Dar Tayyaba, Riyadh, Saudi Arabia, 1425) P:40
- ² طاالقانی، اسماعیل بن عباد، م 385ھ/995، المحیط فی اللغۃ، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ج 2 ص 167
- Talqani, Isma'il bin Ibad, 385 AH/995 Al Moheet Fil Lughā (Da rul Kutab al ilmia, Berote) vol.2, P:167
- ³ ہذہ ناقدۃ لہا شرب وکم شرب یوم معلوم [الشعراء: 26: 155]
- Hazi he Naqa tal Allah he sharb walakum sharb yumim maloom(Surah al Shoora 155:26)
- ⁴ حصکلی، محمد بن علی، م 1088ھ/1677، الدر المختار، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ط 2002ء، ج 6 ص 438
- Hasafki, Muhammad bin Ali, 1088 AH/ 1677, Al Dar ul Mukhtar(Da rul Kutab al ilmia, Berote) vol.6, P:438
- ⁵ غزی، محمد صدقی، موسوعۃ القواعد الفقہیہ، بیروت: موسوعۃ الرسالہ ط 2003ء، ج 2 ص 113
- Ghuzi, Muhammad Sidqi, Moso a tul Qwaid al faqeha (Moso a tul -Risalah: Beirut 2003) vol.2, P:113
- ⁶ سمرقندی، محمد بن احمد م 540ھ، 1146 تحفۃ الفقہاء، بیروت: دار الکتب العلمیہ ط 1994ء، ج 3 ص 321
- Samarkandi, Muhammad bin Ahmad, 540 AH/1146, Tohfa tul Fuqha(Da rul Kutab al ilmia, Berote 1994) vol.3, P:321
- ⁷ ابن عابدین، محمد امین، م 1252ھ/1836، رد المحتار، بیروت: دار الفکر، ط 1992ء، ج 5 ص 80
- Ibn 'Abidin, Muhammad Amin, 1252 AH/1836, Rad dul Mohtar(Da rul Fikar , Berote 1992) vol.5, P:80
- ⁸ سامی حبیلی، الحقوق الجردہ فی الفقہ الاسلامی، ص 57
- Sami Habaili, Al-Haqooq- ul -Mujarda fil fiq hul Islami, P:57
- ⁹ ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد، م 620ھ/1223، المغنی، مکتبہ القاہرہ، 1968ء، ج 4 ص 371
- Ibn Qudaamah, Abdullah bin Ahmad, 620 AH/1223, Al Mugni (Maktaba tul Qahira 1968) vol.4, P:371
- ¹⁰ سرخسی، محمد بن احمد، نیش الامتہ، م 483ھ/1090، مبسوط، بیروت: دار المعرفۃ، 1993ء، ج 23 ص 171
- Surkhasi, Muhammad bin Ahmad, Shams ul-Aimmah, 483 AH/1090(Da rul Maarfa, Berote 1993) vol.23, P:171
- ¹¹ مشائخ بلخ سے مراد، ابو بکر اسکاف اور محمد بن سلمہ، وغیرہ مراد ہیں دیکھئے تبیین الحقائق ج 4 ص 52
- Abu Bakr Askaf and Muhammad bin Salma etc. Mashaikh Balkh Se Murad, See Tabeen al Haqiq, vol.4, P:52
- ¹² قرافی، احمد بن ادیس، م 684ھ/1285، الذخیرۃ، بیروت: دار الغرب الاسلامی، ط 1994ء، ج 6 ص 168،
- Qarafi, Ahmad bin Idrees, 684 AH/1285, Al-Zakhira (Dar al-Gharb al-Islami: Beirut 1994) vol.6, P:168
- ¹³ سرخسی، محمد بن احمد، نیش الامتہ، م 483ھ/1090، مبسوط، بیروت: دار المعرفۃ، 1993ء، ج 23 ص 171
- Surkhasi, Muhammad bin Ahmad, Shams al-Aimmah, 483 AH/ 1090(Da rul Maarfa, Berote 1993) vol.23, P:171

- ¹⁴ ابن فارس، احمد بن فارس، م 1395ھ، مجمل اللغة، بیروت: دارالنشر، ط 1986ء، ج 1 ص: 815.
- Ibn Faris, Ahmad bin Faris, 1395 AH, Majmal Al-Lugha (Dar Al-Nashr, Beirut 1986) vol.1,P:815
- ¹⁵ آفندی، علی حیدر، م 1353ھ/1934، در الحکام فی شرح مجلۃ الأحکام، دار الجلیل، ط 1991ء، ج 1 ص 120،
- Affandi, Ali Haider, 1353AH/1934, Darr al-Hukkam Fi Sharah Majalla tal-Ahkam (Dar ul Jabal 1991) vol.1,P:120
- ¹⁶ ابن الہمام، محمد بن عبدالواحد، م 861ھ/1456، فتح القدر، بیروت: دار الفکر، ج 6 ص 430
- Ibn al-Hammam, Muhammad bin Abd ul Wahid, 861 AH 1456 /, Fateh al-Qadir (Dar ul Falar, Beirut) vol.6,P:430
- ¹⁷ الحصفی، علاء الدین، محمد بن علی، م 1088ھ/1677، الدر المختار، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ط 2002ء، ص: 417
- Hasafki, Muhammad bin Ali, 1088 AH/ 1677, Al Dar ul Mukhtar(Da rul Kutab al ilmia, Berote 2002) P:417
- ¹⁸ الدر المختار، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ط 2002ء، ج 5 ص 1677/80 الحصفی، علاء الدین، محمد بن علی، م 1088ھ
- Hasafki, Muhammad bin Ali, 1088 AH/ 1677, Al Dar ul Mukhtar(Dar ul Kutab al ilmia, Berote 2002) vol.5,P: 80
- ¹⁹ المرغینانی، علی بن ابی بکر، م 593ھ/1197، الہدایہ شرح الہدایہ، بیروت: دار احیاء التراث العربی، ج 3 ص 46
- Al-Marghinani, Ali bin Abi Bakr, 593 AH/ 1197, Al-Hidaya Sharh Al-Badaiya (Dar Ahya ut Turas al Arbi) vol.3,P:46
- ²⁰ الحصفی، الدر المختار، ج 5 ص 80
- Hasafki, Muhammad bin Ali, 1088 AH/ 1677, Al Dar ul Mukhtar(Da rul Kutab al ilmia, Berote) vol.5,P: 80
- ²¹ الشروانی، عبدالحمید، م 1301ھ/1884، حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج، مصر: مکتبۃ التجاریۃ الکبری، ط 1983ء، ج 4 ص 215
- Al-Shirwani, Abd ul-Hameed, 1301 AH /1884, Haashia Al-Shirwani Ali Tohfa tul Mohtaj (Al maktaba tul Tijaria tal Kubra, Egypt 1983) vol.4, P: 215
- ²² البہوتی، منصور بن یونس، م 1051ھ/1641، شرح منتهی الارادات المسمیة بقا ئق اولی السنی، بیروت: عالم الکتب، ط 1993ء، ج 2 ص 5
- Al-Bahuti, Mansour bin Yunus, 1051 AH/ 1641, Sharah Muntahil Aradat ul musmi wa Qaeiq Aool al annabi (Aalam al Kutab , Berote 1993) vol.2,P: 5
- ²³ درر الحکام فی شرح مجلۃ الأحکام ج 1 ص 121
- Affandi, Ali Haider, 1353AH/1934, Darr al-Hukkam Fi Sharah Majalla tal-Ahkam (Dar ul Jabal 1991) vol.1,P:121
- ²⁴ ابن الہمام، محمد بن عبدالواحد، م 861ھ/1456، فتح القدر، بیروت: دار الفکر، ج 6 ص 430
- Ibn al-Hammam, Muhammad bin Abd ul Wahid, 861 AH/1456, Fateh al-Qadir (Dar ul Falar, Beirut) vol.6,P:430
- ²⁵ الحصفی، الدر المختار، ج 1 ص 417
- Hasafki, Muhammad bin Ali, 1088 AH/ 1677, Al Dar ul Mukhtar(Da rul Kutab al ilmia, Berote) vol.1,P:417
- ²⁶ ایضاً
- Ibid
- ²⁷ ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد، م 620ھ/1223، المغنی، مصر: مکتبۃ القاہرہ، ط 1968ء، ج 4 ص 370

- Ibn Qudaamah, Abdullah bin Ahmad, 620 AH /1223, Al-Mughni(Maktab al-Cairo Egypt1968) vol.4,P:370
- ²⁸العزيم شرح الوجيز ج 5 ص 116
Al aziz, Sharh Al-Wajiz, vol.5, P:116
- ²⁹الموسوعة الفقهية الكويتية ج 12 ص 292
Al Moosaa tul Faqeeh tul Kuwaitia, vol.12, P:292
- ³⁰عيني، محمود بن احمد م 855هـ/، 1451البنائية شرح الهداية، بيروت : دار الكتب العلمية ط 2000ء، ج 11 ص 440
Aini, Mahmud bin Ahmad, 855 AH /1451, Al Banaya tu Sharah ul Hidayah (Dar ul Kutab al ilmia, Berote2000)vol.11,P: 440
- ³¹موسوعة القواعد الفقهية ج 2 ص 113
Mosoaa tul Qwaid ul Faqeeha, vol.2, P: 113
- ³²ابن عابدين، رد المحتار على الدر المختار، ج 5 ص 52
Ibn 'Abidin, Muhammad Amin, 1252 AH/ 1836, Rad dul Mohtar(Da rul Fikar ,Berote1992)vol.5,P:52
- ³³بهوتي، منصور بن يونس، م 1051هـ/ 1641ء، دقائق أولي النهى لشرح المنتهى، عالم الكتب، ج 2 ص 147
Al-Bahuti, Mansour bin Yunus, 1051 AH/1641, Sharah Muntahil Aradat ul musmi wa Qaeiq Aool al annabi(Aalam al Kutab , Berote1993)vol.2,P: 147
- ³⁴ابن عابدين، رد المحتار، ج 5 ص 52
Ibn 'Abidin, Muhammad Amin, 1252 AH/ 1836, Rad dul Mohtar(Da rul Fikar ,Berote1992)vol.5,P:52
- ³⁵المرغيناني، علي بن ابو بكر، م 593هـ/ 1197، الهداية في شرح بداية المبتدى، بيروت: دار احياء التراث العربي، ج 3 ص 47
Al-Marginani, Ali bin Abu Bakr, 593 AH /1197, Al Hidayah Fi Sharah Badaya tul Muftadi(Dar Ahya ut Turas al Arbi) vol.3,P:47
- ³⁶قاسمي، جنيد عالم، جديد فقهي مباحث، كراچي: ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه، ج 3 ص 178
Qasmi, Junaid Alam, Jadeed Faqeehi Mubahis(Idara tul Quran wal Aloom il Idslamia Karachi) vol.3,P:178
- ³⁷سامي حبيلي، الحقوق المجردة في الفقه الاسلامي، جامعه اردنيه ط 2005ء، ص 80
Sami Habaili, Al-Haqooq- ul -Mujarda fil fiq hul Islami(Al jamia Urddan 2005)P:80
- ³⁸مجموعه علماء الفتاوى الهندية، بيروت: دار الفكر ط 1310هـ، ج 3 ص 129
Majmooa Ulmaa ,Al Fatawa tul Hindia (Dar ul Falar, Beirut1310AH) vol.3,P:129
- ³⁹سرخسي، محمد بن احمد، م 483هـ/ 1090، المبسوط، بيروت : دار المعرفه، ط 1993ء، ج 14 ص 175.
Surkhasi, Muhammad bin Ahmad, Shams al-Aimmah, 483 AH/ 1090(Da rul Maarfa, Berote 1993)vol.14,P:175
- ⁴⁰السهوتي، منصور بن يونس، م 1051هـ/ 1641، كشف القناع عن متن الاقناع، بيروت: دار الكتب العلمية، ج 3 ص 408
Al-Bahuti, Mansour bin Yunus, 1051 AH/1641, Kashaf al Qanaa Un matan al Aqnaa(Aalam al Kutab , Berote1993)vol.3,P: 408
- ⁴¹زليبي، عثمان بن علي م 743هـ/ 1342، تبیین الحقائق شرح كنز الدقائق، قاهره: المطبعة الكبري بولاق ط 1313هـ، ج 5 ص 239
Zailai, Uthman bin Ali bin Mukarm, 743 AH /1342, Tibyeen al Haqaaiq Sharah Kunaul Daqaiq(Al Matba tul Kubra, Bolaq1313AH) vol.5,P:239

- ⁴² شیخ زادہ، عبدالرحمن بن محمد، 1078ھ/1668، مجمع الأنهر فی شرح ملتقى الأبحر، بیروت: دار احیاء التراث العربی، ج2 ص2
Sheikh Zada, Abdul Rahman Bin Muhammad, 1078 AH/ 1668, Majma ul Anhar Fi Sharah
Multaqil Alabhar (Dar Ahya ut Turas al Arbi) vol.2,P:21
- ⁴³ ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، 970ھ/1562، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، بیروت، دار الکتب الاسلامی ج5 ص253
Ibn Najeem, Zain ud-Din bin Ibrahim, 970 AH/ 1562, Al Bahr ar Raqaaiq Sharah Kunaul
Daqaaiq(Dar ul Kutab al ilmi, Berote) vol.5,P: 253
- ⁴⁴ سمرقندی، محمد بن احمد، 540ھ/1146، تحفۃ الفقہاء، بیروت: دار الکتب العلمیہ 1994ء ج3 ص61،
Samarkandi, Muhammad bin Ahmad, 540 AH/1146 Tohfa tul Fuqha(Da rul Kutab al
ilmia, Berote 1994) vol.3,P:61
- ⁴⁵ سامی حبیلی، الحقوق المجرّمہ فی الفقہ الاسلامی، جامعہ اردنیہ ص35
Sami Habaili, Al-Haqooq- ul -Mujarda fil fiq hul Islami (Al jamia Urddan 2005)P:35
- ⁴⁶ ابن رشد، محمد بن احمد، 595ھ/1199، بدایۃ الممتد ونہایۃ المقتصد، قاہرہ: دار الحدیث، ط2004ء، ج4 ص46
Ibn Rushd, Muhammad bin Ahmad, 595 AH/595, Badaya tul Mujtahid wa Nahaya tul
Muqtasad (Dar ul Hadees Qahira, 2004) V.4, P.46
- ⁴⁷ ابوداؤد، سجستانی، سلیمان بن اشعث م275ھ/888، مسائل الإمام أحمد، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ، ط1999ء، ص:276،
Abu Dawud, Sijistani, Suleman bin Ash'ath, 275 AH/ 888, Masail al Imam Ahmad (Maktaba
Ibn Temia Egypt 1999) P.276
- ⁴⁸ کاسانی، ابو بکر بن مسعود م587ھ/1191، بدایۃ الصنائع فی ترتیب الشرائع، بیروت: دار الکتب العلمیہ ط1986ء ج5 ص21
Kasani, Abu Bakr bin Mas'ud, 587 AH/1191, Badya as Sanay (Da rul Kutab al
ilmia, Berote 1986) vol.5,P: 21
- ⁴⁹ المواق، محمد بن یوسف، 897ھ/1492، التاج والاکلیل لمختصر ظلیل، بیروت: دار الکتب العلمیہ ط1994ء، ج7 ص378،
Al-Mawaq, Muhammad bin Yusuf, 897 AH/1492, Al Taj wal Iklee al Mukhtaser Khaleel (Da
rul Kutab al ilmia, Berote 1994) vol.7,P:378
- ⁵⁰ ابن الاثیر الجزری، مبارک بن محمد م606ھ/1210، النہایۃ فی غریب الحدیث والآخر، بیروت: المکتبۃ العلمیہ، ط1979ء، ج1 ص341.
Ibn al-Athir al-Jazri, Mubarak bin Muhammad, 606 AH/1210, Al Nahaya Fi Greeb al Hadith
wal Aser (Da rul Kutab al ilmia, Berote 1979) vol.1,P:341
- ⁵¹ مجموعہ العلماء، مجلہ الاحکام العدلیہ، کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب، ص:203
Majmooa Ulmaa, Majalla tal-Ahkam al Adlia (Noor Muhammad Karkhana Tijarat Kutab
Karachi) P.203
- ⁵² عثمانی، محمد تقی، مفتی، فقہی مقالات، کراچی: مبین اسلامک پبلشرز ط2011ء، ج1 ص192
Usmani, Muhammad Taqi, Mufti, Faqhi Maqalat (Memon Islamic Publishers Karachi 2011)
vol.1,P:192
- ⁵³ سامی حبیلی، الحقوق المجرّمہ فی الفقہ الاسلامی، جامعہ اردنیہ ط2005ء، ص87
Sami Habaili, Al-Haqooq- ul -Mujarda fil fiq hul Islami, P:57
- ⁵⁴ البہوتی، منصور بن یونس، 1051ھ/1641، دقائق اولی النبی شرح المنہج، عالم الکتب ط1993ء، ج2 ص368
Al-Bahuti, Mansour bin Yunus, 1051 AH/ 1641, Sharah Muntahil Aradat ul musmi wa Qaeiq
Aool al annabi (Aalam al Kutab , Berote 1993) vol.2,P: 368
- ⁵⁵ عثمانی، محمد تقی، بحوث فی قضایا فقہیہ معاصرہ، دمشق: دار القلم، ط2003ء، ص:103
Usmani, Muhammad Taqi, Mufti, Bahoos Fi Qazaya Faqiha Maasrah (Memon Islamic

Publishers Karachi2003) P:103

⁵⁶ ابن سیده، علی بن اسماعیل، م 458ھ/1066، المحکم والمخيط الأَعْظَم، بیروت: دار الکتب العلمیہ 2000ء، ج 6 ص 246

Ibn Syeda, Ali bin Ismail, d 458AH/1066, Al Mohkam Wal Moheet ul Azam(Dar ul Kutab al ilmia, 2000)vol.6,P: 246

⁵⁷ جرجانی، علی بن محمد، م 816ھ/1413، التعريفات، بیروت: دار الکتب العلمیہ 1983ء، ص: 175

Jirjani, Ali bin Muhammad, 816 AH/ 1413, Al Tarefat(Dar ul Kutab al ilmia, Berote1983) P: 175

⁵⁸ ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم م 970ھ/1562، الأشباه والنظائر، بیروت: دار الکتب العلمیہ 1999ء، ص 178

Ibn Najeem, Zain ud-Din bin Ibrahim, 970 AH/ 1562, Al Ashbah Wal Nazair(Dar ul Kutab al ilmi, Berote1999)P: 178

⁵⁹ ابن رشد، محمد بن احمد، م 595ھ/1199، بدایة المجتهد ونہایة المقتصد، قاہرہ: دار الحدیث، 2004ء، ج 3 ص 78

Ibn Rushd, Muhammad bin Ahmad, 595 AH/1199, Badaya tul Mujtahid wa Nahaya tul Muqtasad(Dar ul Hadees Qahira,2004)V.3,P.78

[النساء:4: 3]

Surah al Nisa,4:3

[النساء:4:3]

Surah al Nisa,4:3

⁶² ترمذی، محمد بن عیسی، م 279ھ/892، حدیث نمبر 1140، مصر: مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبي ط 1975ء، ج 2 ص 437،

Tirmidhi, Muhammad bin Isa, 279 AH/ 892(Maktaba Al Mustafa Al Babi al Halbi Egypt1975)V.2,P.437

⁶³ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ج 2 ص 333

Kasani, Abu Bakr bin Mas'ud, 587 AH/1191, Badya as Sanay Fi Terteeb Sharay(Da rul Kutab al ilmia, Berote1986)vol.2,P:333

⁶⁴ ایضاً،

Ibid

⁶⁵ ابن علیش، محمد بن احمد، م 1299ھ/1882، منخ الجلیل شرح مختصر خلیل، بیروت: دار الفکر ط 1989ء، ج 3 ص 540،

Ibn Alish, Muhammad bin Ahmad, 1299 AH /1882, Manh ul Jaleel Sharah Mukhtasar Khaleel(Dar ul Falar, Beirut1989) vol.3,P:540

⁶⁶ المغنی لابن قدامہ ج 7 ص 312

Ibn Qudaamah, Abdullah bin Ahmad, 620 AH /1223, Al-Mughni(Maktab al-Cairo Egypt1968) vol.7,P:312